Regd No. L 5254

254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر ۱۶

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۲ آنے

یوم سہ شنبہ

۱۳ رمضان المبارک

جلد ۳۹/۵	۱۹ احسان ۱۳۳۰ ہش	۱۹ جون ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ جون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج کچھ حرارت ہے اور بائیں پاؤں میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۸ جون۔ آج یہاں جاپان کے صلحنامے کے سلسلے میں امریکی اور پاکستانی امور خارجہ کے محکموں میں بعض موٹی موٹی باتوں پر اتفاق ہو گیا اور امریکی محکمہ خارجہ کے سیکرٹری اور پاکستانی وزارت خارجہ کے جائنٹ سیکرٹری میں جو اس سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی وہ تسلی بخش طریق سے انجام پائی۔

برطانیہ نے ایران کے ۵۰ فیصدی حصۂ آمد کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا

لنڈن ۱۸ جون۔ آج یہاں برطانوی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ حکومت ایران نے یہ جو مطالبہ کیا ہے کہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی قانون ملکیت منظور ہونے کے بعد سے تیل کے نام پر آمد سے آمد کا ۵۰ فیصدی حکومت ایران کے حوالے کر دے وہ برطانیہ کو اس کی موجودہ اصل شکل میں منظور نہیں ہے۔

ایک دوسری اطلاع کے مطابق کمپنی نے ایران کا جو واجب الادا معاوضہ روکا ہوا ہے کمپنی نے اسے بھی ادا کرنے کی اس شرط پر آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ ایران اُس سے بات چیت جاری رکھے۔ ——

طہران ۱۸ جون۔ آج یہاں برطانیہ و ایران کے نمائندوں میں ہوا بازی کے اس معاہدہ تجدید پر بات چیت ہونے والی تھی جس کی رو سے دونوں ملکوں کے ہوائی جہاز ایک دوسرے ملک میں آزادانہ پرواز کر سکتے ہیں لیکن ناگہانی طور پر رک گئی۔

پاکستان اراکان کے سرحدی علاقوں پر قبضہ کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں رکھتا

کراچی ۱۸ جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے ہندوستانی اخبارات کی اس خبر کو بے بنیاد سفید جھوٹ اور سراسر بہتان قرار دیا ہے کہ پاکستان اراکان کے مسلمانوں سے ہمدردی کر کے دراصل اراکان کے سرحدی علاقوں کو پاکستان میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان کے برما سے بہت گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور پاکستان نے ہمیشہ حکومت برما کو معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے دلی تعاون پیش کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ برمی حکومت ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے جو کوشش کر رہی ہے ملک کے عوام اس سے کما حقہٗ تعاون کریں گے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا کہ پاکستان اس قسم کے لامعنی خواہشات رکھ کر کسی ملک کی دشواریوں میں اضافہ کرنے کا قائل نہیں ہے۔

پرمٹ سسٹم پر بین الممالکی کانفرنس شروع

نئی دہلی ۱۸ جون۔ آج یہاں ہندوستان و پاکستان میں پرمٹ سسٹم پر غور کرنے کے لئے سیکرٹریوں کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ گفتگو تین دن تک جاری رہے گی جس میں پاکستان اس بات پر زور دے گا کہ جتنی جلدی ہو سکے ہندوستان سے مسلمانوں کی ہجرت کو بند کیا جائے۔ پاکستان نے آج یہ تجویز کیا کہ آنے جانے والوں کے لئے پرمٹ کے حصول میں سہولتیں پیدا کی جائیں۔

انڈونیشی خیر سگالی وفد پاکستان میں

کراچی ۱۸ جون۔ انڈونیشیا کا جو خیر سگالی کا مشن آجکل پاکستان آیا ہوا ہے اس نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں اور مجلس دستور ساز کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں سے ملاقات کی۔ وفد آج قائد اعظم کے مزار پر گیا اور دعائے فاتحہ پڑھی۔ ایک تقریب میں جو وفد کے اعزاز میں منعقد کی گئی انڈونیشی وفد کے لیڈر نے کہا کہ اپریل میں دونوں ملکوں میں جو دوستی کا معاہدہ ہوا ہے مجھے امید ہے وہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کے استحکام میں بیش قیمت اضافہ کرے گا۔

میں نے یہ نہیں کہا

کراچی ۱۸ جون۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر آبادکاری نے ایک بیان میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ انہوں نے اپنے حالیہ بیان میں یہ نہیں کہا کہ ہندوستان پاکستان میں مسلمانوں کا داخلہ بند کر دے بلکہ یہ ضرور کہا تھا کہ حکومت ہندوستان وہاں کے مسلمانوں کو حیلوں بہانوں سے تارک وطن قرار دے کر ملک بدر کرنے کی کوشش نہ کرے تاکہ ان میں سے کسی ایک کی بھی جائداد ضبط نہ ہو۔ آپ نے کہا اگر پاکستان ہندوستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان ہندوستانی مسلمانوں کیلئے ان کے ملک میں زندہ رہنے کی باعزت فضا پیدا کرے تو اس میں یقیناً انہی کا فائدہ ہے۔

راولپنڈی کیس کی سماعت

حیدرآباد (سندھ) ۱۸ جون راولپنڈی کے مقدمہ سازش کے سلسلے میں سرکاری وکیل استغاثہ مسٹر اے کے بروہی نے اپنا بیان استغاثہ آج بھی جاری رکھا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ کل اپنا بیان ختم کر سکیں گے۔ آج خاص عدالت نے کراچی کے ایک انگریزی اخبار کو پہلے دن کی کارروائی عدالت کو قابل اعتراض طریق سے چھاپنے کے سلسلے میں توہین عدالت کا نوٹس دیا ہے۔ مدیر اخبار مذکور ۲۲ جون کو عدالت میں حاضر ہو کر جواب دہ ہوں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

”اس نے عرفان کا پیمانہ ہر ایک صاحب کو پلایا سو اس کی شراب کے نشہ سے سب مسرور اور خوش ہوئے۔ تاریکی کے وقت آیا جبکہ مخلوق تاریکی اور جہل میں وحشیوں کی طرح بھٹک رہی تھی پس ان لوگوں کو قول اور فعل اور اخلاق میں کامل کر دیا اور ان کو بیدار کر دیا اور وہ بیدار اور پاک ہو گئے۔ وہ رسول کریم ہے خدا نے اس کی شان بہت بڑھائی ہے وہ بدر منیر ہے کوئی سورج اس کا نظیر نہیں ہو سکتا“

(ترجمہ کرامات الصادقین)

نزدیک و دور سے

لاہور ۱۸ جون۔ ڈپٹی کمشنر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عید الفطر پر دعوت تجدید ملاقات کا اہتمام کیا گیا ہے جس کی استقبالیہ کمیٹی ۵۰ ارکان پر مشتمل ہے لیکن یہ استقبالیہ فہرست ۲۱ جون تک کھلی رہے گی۔ اس تقریب میں داخلے کا ٹکٹ پانچ روپے ہو گا۔ دعوت تجدید ملاقات کا اہتمام شاہی قلعہ کے حصہ شیش محل میں کیا جائے گا اور قوالی وغیرہ سنائی جائے گی۔

راج شاہی ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ بڑی بڑی زمینداریوں کو اڑانے کا سلسلہ سب سے پہلے حکومت اس ضلع سے شروع کرنے والی ہے۔ اور اس سال جولائی میں سب سے پہلے ۱۶ زمینداریوں پر قبضہ کیا جائے گا۔ کاغذات متعلقہ تیار ہیں۔

ٹائمز ۱۸ جون۔ یمنی حکومت نے اپنے نیویارک کے دفاتر بند کر دیئے ہیں۔ اس دفتر کا سارا کام اب واشنگٹن کے یمنی لیگیشن میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

دمشق ۱۸ جون۔ شام کی حکومت نے فرانس کے متعدد بنکوں اور تجارتی کمپنیوں کو شام میں اپنی شاخیں کھولنے کی اجازت دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ امید کی جاتی ہے کہ اب برطانیہ کے مسلم دوکانداروں کو اتوار کے جمعہ کو دوکانیں بند کرنے کی اجازت قانوناً حاصل ہو جائے گی۔ یاد رہے اس وقت صرف یہودیوں ہی کو اجازت حاصل ہے کہ وہ اتوار کی بجائے ہفتہ کو بند کر دیتے ہیں ورنہ باقی سب کو قانوناً اتوار کو ہی بند رکھنا پڑتی ہیں۔

کراچی ۱۸ جون کل شام ۵ بجکر ۴۰ منٹ پر گھوٹکی کے ریلوے اسٹیشن پر ایک انجن جو ڈاک کو لے کر لاہور سے جو ٹکرا گیا تھا سرکاری اندازہ کے مطابق اس حادثے میں صرف گیارہ افراد ہلاک اور اٹھارہ زخمی ہوئے۔ یاد رہے ایک خبر رساں ایجنسی نے ۴۰ افراد ہلاک اور ۵۰ کے زخمی ہونے کی اطلاع دی تھی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کروا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۹ر جون ۱۹۵۱ء

جو نہ مانے سو ملحد

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ کراچی میں ۳۱ علماءؑ نے "من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو" کے مقولہ پر عمل کر کے ایک مجلس منعقد کی اور "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" کے نام کا ایک اپنا نیا قرآن تصنیف کر ڈالا ہے۔ اگرچہ اس میں بڑے بڑے علماء شامل ہیں لیکن فہرست کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصول زیادہ تر احراریوں کے زیر اثر گھڑے گئے ہیں۔ اس میں ایک شیعہ مجتہد کا نام نامی بھی نظر آتا ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ محترم حافظ کفایت حسین صاحب احراریوں کے خاص منظور نظر ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں احراریوں نے جو مصنوعی یوم تشکر منایا تھا۔ اس میں آپ نے بھی تقریر فرمائی ہے۔ جماعت اسلامی کے نعیم صدیقی تو احراریوں کے جلسہ کی رونق دوبالا کرنے کے لئے چنیوٹ تک تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ آپ مودودی صاحب کے خاص مصاحبوں میں سے ہیں۔ اگرچہ کسی مصلحت کی وجہ سے اب بظاہر جماعت اسلامی کے علمائے کرام احراریوں کی کانفرنسوں میں تقریریں نہیں کرتے۔ مگر جماعت اسلامی کے ارکان احراریوں کی اڑی کے ساتھ ضرور لگے رہتے ہیں۔ اور ان کی "اسلامی کارروائیوں" کو بنظر تحسین ہی نہیں دیکھتے۔ بلکہ اکثر ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ کم سے کم ان کے ڈر سے حق گوئی کی جرأت نہیں رکھتے۔ الغرض یہ "اسلامی مملکت کے اصول" خاص احراری ٹھپے کے ہیں اور اکثر علماءؑ جنہوں نے ان پر دستخط ثبت کئے ہیں مودودی صاحب سے لے کر جناب عبد الحامد صاحب بدایونی اور محمد علی صاحب جالندھری تک احمدیت کے جگری دشمن ہیں

ہم نے الفضل میں ان بنیادی اصولوں پر سیر حاصل تنقید کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ اصول خاص طور پر "فرقہ پرستی" کے نقطۂ نظر سے بنائے گئے ہیں اس میں مسلّمہ اور غیر مسلّمہ اسلامی فرقوں کا امتیاز رکھ کر ایک ایسی شرارت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے کہ جو پاکستان کے لئے سخت مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ نہ صرف جمہور اہل تشیع نے ان کو ردّ کیا ہے۔ بلکہ پاکستان کے تمام سنجیدہ اور فہمیدہ لوگوں نے ان اصولوں کو نہایت منظر ناک متصور کر کے ان کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

لطف یہ ہے کہ علماء کرام کی فہرست میں سید سلیمان ندوی صاحب کا نام نامی بھی بطور صدر مجلس کے درج ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ آیا انہوں نے واقعی اس خود ساختہ اجتماع میں عملی حصہ لیا تھا۔ یا ان کا نام محض تبرک کے لئے شامل کر لیا گیا تھا۔ مگر آخری خیال اس لئے اغلب معلوم ہوتا ہے کہ جو سب کمیٹی حکومت پاکستان نے بنیادی اصولوں کی بنائی ہے۔ اس میں آپ کو بھی بطور رکن کے نامزد کیا گیا ہے۔ اس پر مودودی صاحب کا ترجمان "کوثر" لکھتا ہے۔

"اگر اس رکنیت کا سبب یہ ہے کہ ارباب اقتدار مولانا سے راہ نمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں امید ہے۔ کہ مولانا سب کمیٹی کے ارکان کو وہ فیصلہ تسلیم کرنے پر مجبور کریں گے جو انہی کی صدارت میں ملک کے ۳۱ علمائے کرام نے اسلامی مملکت کے بنیادی اصولوں کے سلسلہ میں کیا تھا اگر انہوں نے اس کار خیر کو سرانجام دینے کا عزم بالجزم کر لیا تو ہم مولانا کو یقین دلاتے ہیں کہ گنے چنے فرنگ زدوں اور ملحدین کو چھوڑ کر ساری قوم ان کے ساتھ ہے"

(کوثر ۹ر جون ۱۹۵۱ء)

یہ وہی اصول ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ آپ نے وہ لطیفہ تو سنا ہی ہوگا کہ ایک شخص نے پردے کے اندر کچھ تماشہ لگانا ظاہر کیا۔ اور کہا کہ جو حلال کا ہوگا اس کو نظر آئے گا۔ جو حرام کا ہوگا اس کو نظر نہیں آئے گا۔ دراصل پردے کے اندر کچھ بھی نہیں تھا۔ "کوثر" کے مدیر محترم فرماتے ہیں کہ ۳۱ علما نے جو نیا قرآن بنایا ہے۔ یہ "اسلامی مملکت کے بنیادی اصولوں" کے متعلق حرف آخر ہے اب ان میں رد و بدل ہو نہیں سکتا۔ گویا اسلامی مملکت کے اصولوں میں یہ خاتم الاصول کا درجہ رکھتے ہیں جو ان کو ناپسند کرے گا۔ وہ فرنگ زدہ ہے یا ملحد ہے کہئے اب کس کی جرأت ہے کہ ان میں میں میخ نکالے۔

سید سلیمان صاحب ندوی کی پوزیشن تو اور بھی نازک بن گئی ہے۔ اگر انہوں نے ان اصولوں کی مودودی صاحب کے حسب منشاء پر زور تائید نہ کی؟ اور ان سے ذرا بھی انحراف فرمایا تو یقیناً پہلی زد دوسروں کی نسبت پوری طاقت کے ساتھ آپ پر ہی پڑے گی۔ اور چونکہ آپ شائد فرنگ زدہ تو قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اس لئے ملحد تو ضرور ہو جائیں گے۔ جو صریح اسلام سے ارتداد ہے۔ اور مودودی صاحب کے ایک دوسرے فتوے کے مطابق واجب القتل۔ اب وہ لاکھ احمدیوں کی طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھیں کون سنے گا۔ سید صاحب نے سب کمیٹی کی رکنیت تو قبول کر لی ہے۔ ذرا اس کا بھی خیال رکھیں تو ان کے لئے اچھا ہی ہے۔

چین کی نیند

آپ کے خلاف آجکل جو جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر جو گندے سے گندے الزامات دشمن لگا رہا ہے۔ ان کی موجودگی میں کیا آپ کو چین کی نیند آ رہی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داری پورے طور پر ادا کر رہے ہیں۔ اور جب آپ حضرت احدیت کے آگے پیش ہونگے۔ تو آپ کو یقین ہے۔ کہ آپ سرخرو ہونگے؟

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درویشوں کے قابل امداد رشتہ دار

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

اکثر درویشوں کے رشتہ دار مالی لحاظ سے تنگ دست رہتے ہیں۔ اور آجکل تو خصوصیت سے رمضان کا مہینہ ہے۔ جس کے بعد عید بھی آ رہی ہے۔ اس لئے امراء و صدر صاحبان کو چاہیئے کہ ان کے علاقہ میں درویشوں کے جو جو رشتہ دار قابل امداد ہوں۔ ان کے اسماء اور کوائف اور پتہ جات سے مجھے جلد تر مطلع فرمائیں۔ تا حسب گنجائش رمضان کے مہینہ کے اندر اندر ان کی وقتی امداد کا انتظام کیا جا سکے۔

جماعت کے مخیر احباب بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ یہ مبارک مہینہ خاص طور پر غریب بھائیوں کی امداد کا مہینہ ہے۔ اور ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں آپ کا ہاتھ غربا کی امداد میں اس طرح چلتا تھا کہ جیسے ایک تیز آندھی ہو۔ جو کسی روک کو خیال میں نہ لائے۔

اللہ تعالے ہم سب کو اپنا اپنا فرض پہچاننے اور رضاء الٰہی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ مطلع رہیں

ایک شخص نظام دین نامی اپنے آپ کو انسپکٹر بیت المال ظاہر کرتا ہے۔ اور مختلف جماعتوں میں چندہ وصول کر رہا ہے۔ آجکل ضلع لائل پور کی جماعتوں میں پھر رہا ہے۔ دوست مطلع رہیں کہ وہ نظارت بیت المال کی طرف سے کوئی مقرر کردہ انسپکٹر نہیں ہیں۔ دوست ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ نہ کریں۔ (نظارت بیت المال)

معذرت

الفضل مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۵۱ء کے پرچے میں ایک مضمون "وقت کا تقاضا" شائع ہوا ہے۔ جس میں غلطی سے صاحب مضمون کا نام شائع نہ ہو سکا۔ یہ مضمون جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان کا ہے۔ ادارہ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے۔

درخواست دعا

میرے بھائی ..... شدید قسم کی سر درد میں عرصہ ایک ماہ سے مبتلا ہیں صحابہ کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ماہ رمضان کے مبارک مہینے میں بھائی صاحب کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عبد المنان ..... [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ تقریر

موت آدمیوں کے مرنے کا نام نہیں بلکہ موت خدا تعالےٰ کی بادشاہت کے دنیا میں قائم نہ ہونے کا نام ہے

جماعت احمدیہ کے مبلغین کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ایک نئی دنیا کا آدم بنایا ہے

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

یکم جون ۱۹۵۱ء بعد نماز عصر وکالت تبشیر نے مکرم جناب حافظ بشیر الدین صاحب واقف زندگی مبلغ مارشیس کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی ناسازیٔ طبع کے باوجود شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا مکرم جناب حافظ صاحب نے جواب دیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دنیا میں لوگ آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں

دنیا کی مثال

درحقیقت ایک سٹیشن کی طرح ہوتی ہے۔ جب گاڑی آتی ہے تو کچھ لوگ اتر جاتے ہیں۔ اور کچھ سوار ہو جاتے ہیں۔ اور سٹیشنوں پر الا ماشاء اللہ اگر کوئی خاص واقعہ نہ ہو تو لوگ ہنستے ہنستے اترتے ہیں اور ہنستے ہنستے گزر جاتے ہیں۔ چیخیں مار مار کر روتے ہوئے یا افسوس کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جاتا۔ سوائے اس کے کہ کسی کا کوئی اکلوتا بچہ کسی دور دراز ملک میں جا رہا ہو۔ اور اس کی واپسی کا خیال نہ ہو۔ مگر وہاں بھی حوصلہ مند انسان سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔ بہرحال عام طور پر جو سٹیشنوں کی حالت ہوتی ہے وہی دنیا کی حالت ہے۔ کچھ لوگ آ رہے ہیں اور کچھ جا رہے ہیں۔ نہ جانے والوں سے دنیا کی آبادی میں کوئی کمی آتی ہے۔ اور نہ آنے والوں سے اس کی آبادی میں کوئی خاص زیادتی ہوتی ہے۔ اگر اسی روح سے ہم دنیا کی زندگی کو دیکھیں تو شاید بہت سے امور جو اس وقت

تشویش کا موجب

ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے یہ رنگ نہ رکھیں لیکن مشکل یہ ہے کہ چونکہ وہ دنیا جہاں سے انسان آتا ہے۔ اور وہ دنیا جس طرف انسان جاتا ہے نظر نہیں آتی۔ اس لئے لوگوں کی نظروں سے وہ دن بھی اوجھل رہتا ہے۔ جس دن انہوں نے دنیا سے جانا ہے۔ اور وہ کیفیت بھی اوجھل رہتی ہے جو اس آنے جانے کے پیچھے ہوتی ہے

نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ وہ اس طرح تیار نہیں ہوتے۔ جس طرح سفروں کے لئے تیار ہوتے ہیں اور آنے والے بھی دنیا کیلئے گھبراہٹ کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور جانے والے بھی دنیا کیلئے گھبراہٹ کا موجب بن جاتے ہیں۔ آنے والے کم اور جانے والے زیادہ یا یوں سمجھ لو کہ دنیا کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے دفاتر میں آفیسرز آتے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ جب ایک افسر بدلتا ہے۔ اور اس کے اعزاز میں لوگ پارٹیاں دیتے ہیں۔ تو ان کی تقریریں سنکر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس افسر کے جانے کے بعد دفتر بالکل اجڑ جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ لیکن پھر نیا افسر آتا ہے۔ اور کام اسی طرح چلتا چلا جاتا ہے۔ بے شک بعض دفعہ کسی خاص حصہ میں کمی بھی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی کام رکتا نہیں۔ اور وہ برابر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر اسی چیز کو لوگ مدنظر رکھیں تب بھی وہ سمجھ سکتے ہیں کہ انہیں اس دنیا کو اپنے لئے ایسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ جیسے مختلف محکموں میں تبادلے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اگلے جہان میں چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ نئے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اس معیار کو دنیا قائم رکھے۔ تب بھی خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر اس دنیا کے کاروبار میں خصوصاً

اخلاقی اور مذہبی کاروبار

میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کی افراد کے ساتھ وابستگی بہت زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ اور کام کے ساتھ وابستگی بہت کم ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب وفات پاگئے تو حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہا

کنت السواد لناظری
فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذر

اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تُو تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ آج تیرے مرجانے سے مری آنکھ اندھی ہوگئی۔ اب جو چاہے مرے۔ میں تو تیری ہی موت سے ڈرتا تھا۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ حضرت حسانؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے تھے۔ مگر اسی روح عالم کی وفات پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ پھر وہ کہتا ہے۔ من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حیّ لا یموت۔ ایک کہتا ہے کہ یہ افسر چلا گیا۔ اب سب کارخانہ بگڑ جائے گا۔ دوسرا کہتا ہے

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

میں ایک افسر جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی بادشاہت ہمیشہ سے قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ابوبکرؓ کی محبت حسانؓ کی محبت سے کم تھی۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کیا حسانؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت تھی۔ یا ابوبکرؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت تھی ہم یہ تو کسی نقطہ نگاہ کو نہیں کہہ سکتے لیکن اگر حسانؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت تھی تو پھر نقطہ نگاہ حسانؓ کا زیادہ اعلیٰ تھا۔ اور اگر ابوبکرؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت تھی تو پھر نقطۂ نگاہ ابوبکرؓ کا زیادہ اعلےٰ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ

کوئی مسلمان ایسا نہیں

ہو سکتا جسے اس فیصلہ میں تردد ہو کہ ان دونوں میں سے کس کا نقطہ نگاہ زیادہ اعلےٰ تھا۔ پس محبت اسی کی ہے جس کو اس کام سے محبت ہے جس کے لئے اس کا محبوب دنیا میں آیا۔ جس کو اس کام سے محبت نہیں بلکہ .... صرف شخص سے محبت ہے وہ جھوٹی محبت کرنے والا ہے۔

میں ایک دفعہ ایک جگہ گیا اور ایک ہندو رئیس مجھ سے ملنے کے لئے آیا۔ اس نے کہا یہ بات میری سمجھ میں کبھی نہیں آئی کہ مسلمان ہمارے سامنے کیا پیش کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی سنیں اور آپؐ کی خوبیاں اور فضائل کو معلوم کریں۔ مگر ہمیں بتایا یہ جاتا ہے کہ آپؐ کا رنگ ایسا تھا۔ آپؐ کا قد ایسا تھا آپکی زلفیں ایسی تھیں آپکی آنکھیں ایسی تھیں حالانکہ ہمیں اس سے کیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ کیسا تھا۔ آپ کا قد چھوٹا تھا یا بڑا۔ یہ باتیں تو دنیوی محبتوں میں ہوا کرتی ہیں۔ اور ہم دنیوی محبت کے لئے بلکہ روحانی فیوض کے حصول کے لئے جاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہم کو آپ کے رسولؐ کے متعلق ایسی معلومات کہاں سے حاصل ہو سکتی ہیں؟ میں نے اسے بتایا کہ ہم تو ان باتوں کے قائل ہی نہیں اور ہم تو دنیا کو وہی باتیں بتاتے ہیں جو تم چاہتے ہو۔

حقیقت یہ ہے

کہ حکومت دنیا میں خدا تعالےٰ کی ہے اور انسان خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے دنیوی دفاتر میں ایک شخص چارج دیتا ہے اور دوسرا چارج لیتا ہے۔ جب تک حکومت زندہ ہوتی ہے کوئی شخص بھی چارج لے کام چلتا چلا جاتا ہے۔ اور جب حکومت مر جاتی ہے تو پھر بڑے سے بڑا اور لائق سے لائق آدمی بھی چارج لے تو کام نہیں چلتا۔ پس جب تک خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو قائم رکھنے کی لوگ کوشش کرتے ہیں اس وقت تک جہاں تک کام کے چلانے کا سوال ہے کسی آدمی کے آنے جانے

کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی بادشاہت بنی نوع انسان کے گناہوں کی وجہ سے دنیا سے سمیٹ لی جاتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے سایہ کو پیچھے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ تغیر بڑا بھاری تغیر معلوم ہوتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں

وہ آدمی گیا اور یہ آیا۔ اسلئے خرابی پیدا ہوئی حالانکہ خرابی اسلئے پیدا ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے اپنی بادشاہت دنیا سے اٹھا لی ایک پولیس مین اور دوسرے آدمیوں میں کیا فرق ہوتا ہے۔ سپاہی یا پولیس مین کو کوئی خاص طاقت حاصل نہیں ہوتی۔ صرف اس کے پیچھے یہ رعب کام کر رہا ہوتا ہے۔ کہ حکومت اس کی پشت پر کھڑی ہے۔ ورنہ پچاس کے مقابلہ میں بعض دفعہ ایک آدمی بھی کھڑا ہو جائے۔ تو وہ انہیں شکست دیدیتا ہے۔ لیکن اس کے سامنے ایک کمزور سا کانسٹیبل بھی آجائے تو وہ کانپنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ حکومت کو مارنے کی اس میں طاقت نہیں۔ یہ مارا جائیگا تو دوسرا آجائے گا۔ دوسرا مارا جائے گا۔ تو تیسرا آجائے گا۔ غرض جب تک خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کی خدمت کرنے والوں کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ اگر وہ مر جاتے ہیں۔ یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو ان کی جگہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

ان کی مثال

ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے جنگ میں سپاہی مرتے ہیں تو ان کی جگہ اور سپاہی آجاتے ہیں وہ مرتے ہیں تو اور سپاہی آجاتے ہیں۔ پس موت آدمیوں سے نہیں ہوتی۔ موت خدا تعالیٰ کی بادشاہت کے دنیا میں نہ ہونے سے ہوتی ہے۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ کہا کہ اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی آئے تو ان کے حواریوں نے بھی بوجہ اس کے کہ انہیں وہ عرفان حاصل نہیں تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوجہ سے ہمیں حاصل ہے۔ اس فقرہ کے غلط معنے لے لئے ورنہ درحقیقت مسیح ؑ نے جو کچھ کہا اس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ وہ سلسلہ اور وہ سچائی جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ وہ آسمان کی طرح ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ آسمان پر تاریکی پیدا ہوئی ہو۔ یا یہ کہا گیا ہو کہ اب کسی نئے جبرائیل کی ضرورت ہے۔ اب نئے اسرافیل کی ضرورت ہے۔ اب فرشتے بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اب وہ کمزور اور ناطاقت ہو چکے ہیں۔ اب ہمیں ان کے قائم مقام پیدا کرنے چاہئیں۔ آج بھی وہی جبرائیل وہی اسرافیل اور میکائیل ہیں جو آدم کے وقت تھے۔ کیونکہ وہاں خدا تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہے اور جب تک

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

قائم رہے اس کے تسلسل میں کوئی وقفہ نہیں ہو سکتا۔ مسیح ؑ نے یہی کہا کہ اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی آئے۔ یعنے میرے ماننے والوں اور میرے متبعین کو تُو توفیق عطا فرما۔ کہ وہ ہمیشہ ہمیش بغیر کسی وقفہ کے تیری بادشاہت کو دنیا میں پھیلاتے چلے جائیں۔ اور تیری بڑائی اور جلال اور جبروت کا اظہار کرتے جائیں۔ یہ کتنا اچھا جذبہ تھا اور کتنی پاک تعلیم تھی۔ جس کے غلط معنے لے لئے گئے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی مانگی۔ مگر جس طرح عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا کے غلط معنے لے لئے۔ اسی طرح مسلمان مفسرین نے بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کو نہ سمجھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی یہی کہا کہ خدایا تو مجھے وہ ملک دے جو مجھ سے پہلے اور کسی کو نہ ملا ہو۔ اس کا بھی یہی مطلب تھا۔ کہ پہلی تعلیمیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئیں۔ ان پر کچھ عرصہ تک تو لوگوں نے عمل کیا مگر آخر

لوگوں میں خرابیاں

پیدا ہو گئیں۔ اور وہ اس تعلیم کو بھول گئے اب خدایا میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تو مجھے وہ بادشاہت بخش اور مجھے وہ سلسلہ عطا فرما۔ جس میں کبھی کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ یہ بات کہ حضرت سلیمان ؑ نے ایک چیز مانگی اور انہیں نہ ملی یا یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک چیز مانگی اور انہیں نہ ملی یہ اور بات ہے دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ جذبہ کتنا بلند تھا یہ خواہش کتنی اچھی تھی۔ یہ آرزو کتنی پاکیزہ تھی، دنیا میں اگر کسی شخص کو یہ چیز کسی رنگ میں ملی ہے تو وہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ آپؐ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ آپ کی شریعت کبھی تبدیل نہیں ہو گی اور آپ کی تعلیم کو بدلنے کی کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا۔ گو ایک دوسرے رنگ میں خرابی بھی پیدا ہو گئی یعنے تعلیم تو قائم رہی اور سلسلہ بھی اپنی ذات میں قائم رہا۔ مگر زمانہ کے افراد میں خرابی پیدا ہو گئی۔ بہرحال وہ چیز جو کسی نبی کو پہلے نہیں ملی۔ وہ اس رنگ میں صرف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی۔ اور پھر آپ کے لئے ہی اس نے یہ اصول مقرر کر دیا کہ جب بھی آپ کی امت میں خرابی پیدا ہو گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی امت میں سے ہی ایسے افراد کو کھڑا کرے گا۔ جو پھر دنیا کو صداقت اور ایمان کی طرف کھینچ لانے میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن مسلمانوں کی بدبختی کہ وہ چیز جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی تمام انبیاء سے ممتاز کرنے والی تھی اس کا انہوں نے انکار کر دیا۔ بلکہ اس خوبی کو تسلیم کرنیوالوں کو انہوں نے کافر قرار دیا۔ حالانکہ محض کسی کا نام قائم رہنا کوئی بڑی بات نہیں آج دنیا میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام قائم ہے۔ مگر کیا محض ان کے نام کے قائم ہونے سے ان کی بادشاہت بھی دنیا میں قائم ہے آج دنیا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام قائم ہے۔ کیا یہودی یہ نہیں کہتے کہ موسیٰ کی حکومت اب بھی قائم ہے۔ مگر کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکومت کا کوئی نشان دنیا میں پایا جاتا ہے۔ رامچندر اور کرشن کا نام دنیا میں قائم ہے۔ کیا ہندو یہ نہیں کہتے کہ ہم رام اور کرشن کی حکومت دنیا میں قائم کریں گے۔ مگر کیا رام اور کرشن کی حکومت واقعہ میں دنیا میں قائم ہے؟ اسی طرح اگر مسلمان بھی یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہے۔ کیونکہ آپ کا نام قائم ہے تو اس سے آپؐ کی باقی انبیاء پر کیا فضیلت ہوئی؟

فضیلت تو وہی ہے

جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

حکومت کی علامت یہی ہوتی ہے کہ جب اسکے ذمہ دار افسران پر یا اسکے قائم کردہ نظام پر کوئی شخص حملہ کرتا ہے۔ تو وہ اسکے مقابلہ کیلئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ قید خانے پر اگر لوگ حملہ کر دیں اور قیدیوں کو چھڑانے لگیں۔ تو فوراً پولیس اور فوج آجاتی ہے۔ کچہریوں پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ تو فوج لوگوں کے مقابلہ کیلئے آجاتی ہے۔ اسی طرح اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا سلسلہ قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ جب بھی کوئی قوم یا کوئی فرد اسلام پر حملہ آور ہو گا۔

بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

کے مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ہی اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کوئی شخص اسکے مقابلہ کیلئے کھڑا ہو جائیگا اور دشمن کو اسکے ارادوں میں ناکام بنا دیگا۔ یہی ایک زندہ حکومت کی علامت ہوتی ہے۔ حکومت اپنے محکموں کی حفاظت کیلئے فوراً پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر کوئی حکومت اپنے محکموں کی حفاظت کے لئے نہیں پہنچ سکتی۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ حکومت مر چکی ہے۔ تم یونان کے پرانے کھنڈرات بڑی آسانی سے گرا سکتے ہو۔ تم سکندر اعظم کے پرانے کھنڈرات کو توڑ پھوڑ سکتے ہو۔ لیکن تم دس بیس ہزار کی ریاست کے ایک معمولی سے مکان کو بھی گرانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ ایک زندہ ریاست ہوتی ہے۔ تم نپولین کا مکان گرا دو۔ تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ تم تیمور کے مکان کو گرا دو تو تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ لیکن تم ایک چھوٹی سے چھوٹی ریاست کی طرف بھی اپنی انگلی نہیں اٹھا سکتے۔

شملہ کے اردگرد

بعض چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں جن کے وزیر اعظم پندرہ بیس روپے ماہوار تنخواہ لیتے ہیں اور ساری ریاست کی آمدن سینکڑوں سے شمار کی جا سکتی ہے۔ پھر ایک ہی شخص وہاں وزیر اعظم ہوتا ہے وہی انسپکٹر جنرل پولیس ہوتا ہے۔ وہی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوتا ہے وہی تھانیدار ہوتا ہے۔ میں ایک دفعہ شملہ گیا تو دوستوں نے سنایا کہ ریاست میں بعض لوگوں کی آپس میں لڑائی ہو گئی۔ اور ان میں سے ایک فریق نے بعض ایسے لوگوں کے نام بھی گواہ کے طور پر لکھوا دیئے جو گورنمنٹ سروس میں کام کرتے تھے اور شملہ میں ملازم تھے ریاست نے ان کے نام بھی سمن جاری کر دیا اور انہیں ان سمنوں کی تعمیل کیلئے وہاں بار بار جانا پڑتا ان کے افسر ناراض ہوتے کہ تم نے یہ کیا مصیبت مول لے لی ہے دفتر میں کام نہایت ضروری ہے اور تم آئے دن باہر چلے جاتے ہو۔ مگر وہ بھی مجبور تھے گورنمنٹ کے معاہدہ کے مطابق انہیں جانا پڑتا تھا۔ آخر کسی نے انہیں بتایا۔ کہ تم دو دو روپے راجہ کی نذر کر دو۔ وہ تمہیں اس مصیبت سے نجات دلا دیگا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا۔ انہوں نے دو دو روپے راجہ صاحب کی نذر کئے اور اس نے انہیں گواہوں میں سے نکال دیا۔ غرض اتنی چھوٹی سی وہ ریاست تھی۔ کہ اس کا راجہ دو دو روپے لے کر خوش ہو گیا لیکن

اس چھوٹی سی ریاست

کی ایک چھوٹی سی عمارت کو گرانے کی بھی اگر کوئی شخص کوشش کرے۔ تو ریاست کی پولیس اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ لیکن تیمور کا مکان اگر آج کوئی شخص گرا دے۔ سکندر کا مکان اگر کوئی گرا دے تو ان کی حفاظت کرنے والا کوئی شخص نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالےٰ کی بادشاہت جب تک دنیا میں رہتی ہے۔ اس وقت تک اسکے آثار کی حفاظت کے لئے آسمانی فوجیں اتاری جاتی ہیں۔ اور جب وہ مٹ جاتی ہے۔ تو کوئی فوج مقابلہ کے لئے کھڑی نہیں ہوتی۔ یہی وہ مرکزی نقطہ ہے جس سے مذہب کی سچائی دنیا میں قائم ہوتی ہے اگر ہم اس مرکزی نقطہ کو سمجھنے کی کوشش کریں تو

مذہب کے معاملہ میں ہم ہر قسم کی ٹھوکروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہر زندہ چیز اپنی زندگی کے آثار سے پہچانی جا سکتی ہے۔ اور زندگی کے آثار بدلتے نہیں ایک مشین جو انسانی ہاتھوں سے بنائی جاتی ہے۔ اس کے پرزے بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن انسانی مشین جو آدم کے وقت میں بنائی گئی۔ آج بھی اسی طرح چلتی ہے۔ جس طرح آدم کے وقت میں چلا کرتی تھی۔ اسی طرح

جب تک کوئی مذہب زندہ

ہے۔ اس وقت تک آدم سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جو خصوصیات کسی زندہ مذہب میں پائی جاتی رہی ہیں۔ وہ اس میں بھی پائی جائیں گی۔ اور جب تک وہ زندہ رہے گا۔ اس وقت تک اسے دشمن کے حملوں سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کی فوجیں آسمان سے اُترتی رہیں گی۔ اور اگر وہ مر جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت بھی ختم ہو جائے گی۔ بہرحال جب تک کوئی مذہب زندہ ہے۔ کسی انسان کے لئے فکر کی کوئی بات نہیں کیونکہ من کان یعبد اللّٰہ فان اللّٰہ حی لا یموت بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان تو بیشک مر جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ زندہ ہے اس لئے وہ بھی خدا تعالیٰ میں ہو کر زندہ ہو جاتے ہیں۔ تب ان پر بھی جو لوگ حملہ کریں خواہ وہ سو یا ہزار سال کے بعد کریں۔ خدا تعالیٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج دنیا میں نہیں۔ مگر چونکہ آپ خدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہو چکے تھے۔ اور

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ ہے

اس لئے آپ کی ہتک کرنے والا آج بھی خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ جب آتھم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ کیا۔ تو اس وقت آپ نے اسے یہی فرمایا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ تم پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حملہ کیا ہے۔ حالانکہ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سال گزر چکے تھے مگر چونکہ آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے تھا۔ اس لئے آپ بھی زندہ ہو گئے۔ اور زندہ وجود کی ہتک کرنے والوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی فوج اترا کرتی ہے۔ دنیا کی نگاہ میں وہ وفات پا چکے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ زندہ تھے۔ زندہ ہیں۔ اور زندہ رہیں گے۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ وفات یافتہ ہو کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ اور جو شخص اس تعلق کو سمجھ لیتا ہے۔ اور خود بھی اسی راستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بھی زندہ رہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی زندگیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور کوئی بڑی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زندگی ملی۔ وہ ابوبکرؓ کو نہیں ملی۔ اور جو زندگی ابوبکرؓ کو ملی۔ وہ عمرؓ کو نہیں ملی مگر کوئی شخص جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ وہ اس زندگی سے کلی طور پر محروم نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ صرف

تلوار سے مارا جانے والا شہید

ہوتا ہے۔ حالانکہ کسی شخص کا تلوار سے مارا جانا تو ایک علامت ہوتی ہے۔ خدا کی محبت کی۔ اصل شہید وہ لوگ ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی محبت میں مارے جاتے ہیں۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی محبت میں مرتا ہے۔ وہ مرنے کے باوجود کبھی نہیں مر سکتا جس شخص نے خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کی ہے تلوار کے ذریعہ کی ہے۔ دین کی اشاعت کرتے ہوئے کی ہے۔ دنیا کی مصیبتوں اور آفات کا مقابلہ کرتے ہوئے کی ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیرت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ وہ جس نے اس کے لئے موت برداشت کی ہے۔ وہ اسے مرا رہنے دے۔ وہ اسے زندگی دیتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتا ہے۔ پس اس روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے

دین کی تبلیغ کرو

اس ارادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے نکلو۔ کہ اس نے اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے صرف تم کو چنا ہے۔ تم بھول جاؤ۔ اس بات کو کہ دنیا میں کوئی اور انسان بھی ہے۔ تم بھول جاؤ اس بات کو کہ دنیا میں کوئی اور بھی ملک ہے۔ تم بھول جاؤ اس بات کو کہ دنیا میں کوئی اور قوم بھی ہے۔ تم صرف ایک بات کو یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ نے کام کرنا تمہارے سپرد کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس عظیم الشان منصب کے لئے تمہیں اور صرف تمہیں چنا ہے۔ جب تم اس حقیقت کو سمجھ لوگے۔ تو دین تمام خطروں سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اگر کسی ایک جگہ دین کی شمع کو بجھایا جائے گا۔ تو تم فوراً ایک دوسرے مقام پر اس شمع کو روشن کر دو گے۔ اگر شیطانی طاقتوں میں ایک زندگی پائی جاتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مومنوں کے اندر اس سے بڑھ کر زندگی نہ ہو۔ میں نے ایک دفعہ

رؤیا میں دیکھا

کہ ہمارے گھر میں ایک سوراخ میں سے آگ کا ایک شعلہ نکلا۔ میں اسے بجھانا چاہتا ہوں۔ تو معاً دوسری جگہ سے ایک اور شعلہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ میں اس کی طرف دوڑتا ہوں۔ تو تیسری جگہ سے آگ نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔ آخر میں حیران ہو کر کھڑا ہو گیا۔ کہ اب میں ان شعلوں کو کس طرح دباؤں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور آپ ایک سوراخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ محمود تم اس جگہ کو دباؤ میں نے اس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ تو تمام شعلے خود بخود بجھ گئے۔ پس جب شیطان کے اندر یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کا مٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو کیا نعوذ باللّٰہ خدا تعالیٰ میں ہی یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو زندہ رکھ سکے۔ اس میں طاقت ہے۔ مگر اس کے زندہ رہنے کی یہی صورت ہوتی ہے۔ کہ مومن اپنے دل میں یہ ارادہ رکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ کہ اگر مجھے یہاں مارا گیا۔ تو میں وہاں زندہ ہو جاؤں گا۔ وہاں مارا گیا تو یہاں زندہ ہو جاؤں گا جب یہ روح کسی جماعت میں پیدا ہو جاتی ہے تو

دنیا کی کوئی طاقت

اسے مٹا نہیں سکتی۔ کیونکہ کوئی طاقت ایسی نہیں جو دنیا میں ہر جگہ پہنچ سکے۔ جب خدا تعالیٰ کا نور دنیا کے گوشے گوشے سے پھوٹ پڑنے کو تیار ہو جب مومن کا عزم اسے ہر جگہ پہنچنے کے لئے بیقرار کر رہا ہو۔ جب موت اس کی نظروں میں ایک حقیر اور ذلیل چیز ہو کر رہ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنا اسے اپنا سب سے بڑا مقصد دکھائی دے۔ تو شیطان مایوس ہو جاتا ہے۔ اور وہ حیران ہوتا ہے۔ کہ میں اب کہاں جاؤں یہاں جاؤں یا وہاں جاؤں۔ اس کو مٹاؤں یا اس کو مٹاؤں۔ دنیا کا چپہ چپہ اس روئیدگی کو اگانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں بھی اس روئیدگی کو پیدا کر رہی ہیں۔ وادیاں بھی اس روئیدگی کو پیدا کر رہی ہیں نشیب بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ چٹیل میدان بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ ریتلے بیاباں بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہے ہیں دریاؤں کی تہیں بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہی ہیں شہر بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ دیہات بھی وہی روئیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ مشرق بھی وہی روئیدگی نکال رہا ہے۔ مغرب بھی وہی روئیدگی نکال رہا ہے۔ شمال بھی وہی روئیدگی نکال رہا ہے اور جنوب بھی وہی روئیدگی نکال رہا ہے۔ اب شیطان جائے۔ تو کہاں جائے۔ خدائی طاقتیں اسے حاصل نہیں ہوتیں۔ وہ زور لگاتا ہے۔ مگر نور کی وسعت اس کی دوڑ سے بہت آگے نکل جاتی ہے۔ اور آخر وہ مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ جہاں بھی روئیدگی شیطانی حملوں سے بچ جاتی ہے۔ وہیں سے وہ آگے بڑھ کر ساری دنیا میں پھیل جاتی ہے۔ یہی روح ہے جس سے قوموں کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

یہی روح ہے

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے [illegible] ں میں پیدا کرنی چاہی۔ یہی روح ہے۔ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے متبعین میں پیدا کرنی چاہی اور یہی روح ہے جو اسلام دنیا کے ہر فرد میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک ہمارے مبلغ یہ سوچتے رہیں گے کہ ایک مرکز ہے۔ جو کام کر رہا ہے۔ اس وقت انہیں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مرکز ہے اور ضرور ہے۔ مگر صرف اشارہ اور راہنمائی کے لئے ہے صرف کمزوروں کو سہارا دینے کے لئے ہے ورنہ مومن خود اپنی ذات میں مرکز ہوتا ہے۔ اور اس کو کسی بیرونی مرکز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے۔ کہ مرکز اس لئے نہیں بنایا گیا کہ سارا کام مرکز ہی کرے۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ کام میں نے کرنا ہے۔ مرکز صرف جماعت کے کمزوروں کی نگرانی اور راہنمائی کے لئے ہے۔ جب یہ روح لوگوں میں پیدا ہو جائے۔ تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو مٹا نہیں سکتی۔ پس

ہمارے مبلغوں کو

جب بھی وہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے جائیں اپنی اس حیثیت کو سمجھ کر جانا چاہیئے۔ کہ وہ ایک نئے آدم ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے دنیا میں پیدا کیا ہے جب آدم کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا۔ تو پہلی نسلیں ساری کی ساری ختم ہو گئیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جب آدم پیدا ہوا۔ تو اس وقت دنیا پر اور نسلیں بھی آباد تھیں۔ تم ان کا نام جن رکھ لو۔ بھوت رکھ لو۔ پریت رکھ لو۔ شیطان رکھ لو۔ ابلیس رکھ لو۔ بہرحال کوئی نہ کوئی مخلوق تھی۔ جس نے آدم سے بحث کی۔ مگر آج وہ میرے ساتھ کیوں بحث نہیں کرتی۔ تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ جب آدم پیدا ہوا۔ تو آہستہ آہستہ وہ نسلیں جنہوں نے آدم کو نہیں مانا۔ دنیا سے مٹ گئیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو آدم کے لئے پیدا کیا تھا۔ جب مالک آ گیا۔ تو غاصب بھاگ گیا۔ اب اس کا اس دنیا کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ پس جب ایک مبلغ کسی ملک میں بھجوایا جاتا ہے۔ تو اسے اس

یقین اور وثوق

کے ساتھ اس ملک میں اپنا قدم رکھنا چاہیئے کہ اسے اس ملک کے لئے آدم بنا کر بھجوایا گیا ہے۔ اب ظلماتی طاقتیں اس ملک میں باقی نہیں رہ سکتیں۔ وہ مٹا دی جائیں گی وہ فنا کر دی جائیں گی۔ اور صرف اس کی جسمانی یا روحانی نسل ہی اس ملک میں باقی رہے گی۔ جب اس نیت اور ارادہ کے ساتھ کوئی شخص جاتا ہے۔ تو وہ کس طرح اس بات پر خوش ہو سکتا ہے۔ کہ چالیس یا پچاس آدمیوں نے بیعت کر لی ہے۔ وہ تو اس وقت

تک خوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک سارے ملک کو تہس نہس نہ کردے۔ جب تک چپے چپے پر آدم کی نسل کو نہ پھیلا دے۔ ورنہ وہ آدم کس طرح ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت کا بیج کس طرح ہے؟

اصل بات یہ ہے

کہ ہمارے مبلغ یہ نیت اور ارادہ لیکر نہیں جاتے۔ یہ آگ اپنے سینہ میں لیکر نہیں جاتے۔ کہ ہم نے دنیا کے ایک ایک فرد کو اپنے اندر شامل کرنا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں وہ گرمی پیدا نہیں ہوتی۔ جو انسان کو کام کرنے پر آمادہ کردیا کرتی ہے۔ جو کفر کو جلا کر بھسم کر دیا کرتی ہے۔ وہ تو اسی پر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارے ذریعہ سے دس بیس یا سو آدمی نجات پا گئے۔

حافظ بشیر الدین صاحب

جو اس وقت مارشیس جا رہے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے۔ ان کے والد اسی علاقہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ اور آخر کام کے دوران میں ہی وہ شہید ہو گئے۔ آج صبح جب یہ میری ملاقات کے لئے آئے۔ تو میں نے انہیں بتایا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدا میں ہمیں اس جزیرہ میں بڑی کامیابی عطا فرمائی تھی۔ مگر اب بیس پچیس سال سے وہ ترقی ختم ہو چکی ہے۔ اور شاذ و نادر ہی کسی بیعت کی اطلاع آتی ہے۔ چنانچہ خود ان کے بیان کے مطابق ۱۹۲۳ء سے لیکر اب تک صرف انیس بیعتیں ہوئی ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ درحقیقت اس ذمہ واری کا احساس تازہ نہیں رکھا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کی گئی تھی۔ حالانکہ اس ذمہ واری کا احساس آدم میں ہی نہیں بلکہ آدم کی اولاد میں بھی ہونا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مبلغ میں کمزوری پیدا ہو گئی تھی۔ بلکہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مبلغ کی روحانی اولاد میں کمزوری پیدا ہو گئی۔ انہیں کبھی یہ بتایا ہی نہیں گیا۔ کہ تم نے اس خطہ میں پھیلنا ہے۔ تم نے اس علاقہ کی دوسری نسلوں کو روحانی طور پر ختم کرنا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی ترقی رک گئی۔ اب ان کو چاہیئے۔ کہ وہاں جا کر لوگوں کے اندر

ایک نئی روح

پیدا کریں۔ مارشیس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جس کو فتح کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ لوگوں میں ایک آگ پیدا کی جائے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں اپنی ذمہ واریوں کا احساس دلایا جائے۔ اور ہر احمدی مرد اور عورت کے دل میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے۔ کہ ہم نے تمام علاقہ کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے۔ پھر مبلغ کی بعض دفعہ بہت سی طاقت اس لئے بھی ضائع چلی جاتی ہے۔ کہ عورتوں کی تبلیغ اور ان کی تعلیم کے سلسلہ میں اس کوئی ہاتھ بٹانے والا نہیں ہوتا۔ مگر خوش قسمتی سے

ان کی بیوی

جو ان کے ساتھ جا رہی ہیں۔ وہ ایک مخلص اور علم والی عورت ہیں۔ پس اب کم سے کم ایک ایسا ہتھیار ان کے پاس موجود ہے۔ جو ہمارے پہلے مبلغوں کے پاس نہیں تھا۔ حافظ صوفی غلام محمدؐ صاحب کی بیوی بھی تعلیم یافتہ تھیں۔ بخاری تک انہوں نے پڑھی ہوئی تھی۔ مگر تبلیغ کا ان میں اتنا مادہ نہیں تھا۔ اور پھر وہ تقریر بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ ان کی طبیعت میں حیا کا مادہ زیادہ تھا۔ خواہ ہم اسے غلطی ہی قرار دیں۔ مگر حافظ بشیر الدین صاحب کو خدا تعالےٰ نے یہ ایک زائد طاقت بخشی ہے۔ کہ ان کی بیوی علم بھی رکھتی ہیں۔ اور اس کو بیان کرنے کا بھی انہیں شوق ہے۔ چنانچہ ان کے کئی اچھے اچھے مضامین چھپ چکے ہیں۔ یہ ایک زائد چیز ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ نے انہیں نوازا ہے۔ شاید خدا تعالےٰ نے اب اس جزیرہ کی قسمت کو بدلنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ شاید خدا تعالیٰ اب اس مردہ زمین کو پھر زندہ کرنا چاہتا ہے۔ پس اس خدائی تدبیر کو انہیں زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد ہمیں یہ خبر پہنچانی چاہیئے۔ کہ مارشیس اسلام اور احمدیت کے لئے فتح ہو گیا ہے۔ پھر صرف مارشیس کا ہی سوال نہیں۔ اس کے اردگرد کے جزائر کا بھی سوال ہے۔

مارشیس کی آبادی

چار پانچ لاکھ کے قریب ہے۔ مڈغاسکر کی آبادی پچاس لاکھ ہے۔ ری یونین کی آبادی ایک لاکھ سے بھی کم ہے۔ اسی طرح اور کئی جزائر ہیں۔ جو مارشیس کے اردگرد ہیں۔ اگر ان لوگوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ وہ اپنی زندگیاں خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کریں۔ تو انہیں مختلف مقامات پر پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح انہیں اتنی بڑی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جو صرف مارشیس ہی کو نہیں بلکہ اس کے اردگرد کے جزائر کو بھی درست کر سکتی ہے۔

شاید جوش میں میں کچھ زیادہ بول گیا ہوں۔ اب مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ملیریا کا حملہ میرے جسم پر نئے سرے سے شروع ہونے والا ہے۔ کیونکہ متلی بھی ہو رہی ہے۔ اور سر کے ایک طرف درد بھی شروع ہے۔ اور یہ دونوں ملیریا کے حملہ کی علامتیں ہوتی ہیں۔ بہرحال چونکہ یہ ایک ضروری کام تھا۔ اس لئے میں آ گیا۔ اب میں

دعا کرتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو خیریت سے لے جائے۔ خیریت سے پہنچائے۔ اور جوش کے ساتھ اپنے کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی بھی توفیق بخشے۔ کہ وہاں ہماری جو جماعت موجود ہے۔ اس کے اندر نیا اخلاص اور نئی روح پیدا کر کے اس علاقہ کو احمدیت کے لئے فتح کریں۔ اور کامیابی کا منہ دیکھنا انہیں نصیب ہو۔

صد اس لئے اسی کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔
(نظارت بیت المال)

قادیان میں درس القرآن اور تراویح کا انتظام

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے ربوہ)

قادیان سے آمدہ تازہ اطلاعات کے مطابق وہاں بفضل خدا ہمیشہ کی طرح اس سال بھی رمضان کے مبارک ایام میں قرآن مجید کے باقاعدہ درس اور تراویح کا انتظام کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کا درس مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر سے لیکر عصر تک جاری رہتا ہے۔ اور درویشوں کے حالات کے مطابق مختلف مساجد میں دونوں وقت یعنی رات کے پہلے حصہ میں بھی اور آخری حصہ میں بھی نماز تراویح پڑھائی جاتی ہے۔ قادیان سے جو تفصیل موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

درس القرآن

مندرجہ ذیل احباب باری باری قرآن مجید کا درس دیں گے:۔

(۱) مولوی محمدؐ حفیظ صاحب فاضل بقاپوری سورہ توبہ تک
(۲) ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے سورۃ یونس تا کہف
(۳) مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سورۃ مریم تا عنکبوت
(۴) مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب قادیانی سورۃ روم تا آخر۔

نماز تراویح

مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ دونوں میں نماز تراویح کا انتظام ہے۔ مسجد مبارک میں آخری حصہ شب میں ۲ بجے سے ۳ بجے تک حافظ الٰہ دین صاحب نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک حافظ عبد العزیز صاحب ننگلی تراویح پڑھاتے ہیں۔

نیز امسال جماعت احمدیہ کلکتہ کے مطالبہ پر مرکز قادیان سے ایک حافظ قرآن یعنی حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہان پوری کو جو قادیان میں تجارت کرتے ہیں رمضان المبارک کے ایام میں وہاں بھجوایا گیا ہے۔ حافظ صاحب اپنا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔

یہ امر خاص دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے اکثر احباب کے دلوں میں نیکی میں سبقت لے جانے کا جذبہ اس قدر موجزن ہے۔ کہ وہاں بعض معمر دوستوں پر روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی شرط لگانی پڑی ہے۔ کیونکہ وہ باوجود ضعف اور بیماری کے روزہ سے نہیں رکتے تھے۔

بالآخر احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جہاں اپنے لئے اور اپنے عزیزوں کے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ وہاں اپنے قادیان کے بھائیوں کو بھی بالخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو اس بیج کی طرح بنا دے۔ جو بڑھتا ہے اور پھولتا ہے اور پھلتا ہے۔ اور نئے بیج پیدا کرتا ہے۔ اور بالآخر اپنے مقصد حیات کو پا لیتا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵/۶/۵۱

معذرت

(از مکرم مولٰنا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

اکثر دوست رمضان المبارک میں میری وساطت سے درویشوں سے دعا کی استدعا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے جملہ دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ روزانہ ان کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اور دعائیہ خطوط کا خلاصہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر دو مساجد (مسجد مبارک و اقصیٰ) بھیجدیا جاتا ہے۔ جہاں نمازوں کے اوقات میں اعلان کر دیا جاتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے ایام میں بوجہ روزہ اور دوسری اہم ضروریات کے اور پھر اقتصادی لحاظ سے بھی ہر ایک دوست کو جواب نہ دینے کی معذرت کرتا ہوں۔ امید ہے۔ دوست عدم جواب سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کریں گے۔ کہ ان کا خط نہیں پہنچا۔ یا دعا نہیں کی گئی۔ (خاکسار عبد الرحمٰن)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد کالج کے متعلق

"احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ منقول از اخبار الفضل ۹ راکتوبر ۱۹۴۴ء۔ نوٹ:۔ داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ۲۴ رجون تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

عید فنڈ

عید فنڈ کی مد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک سے قائم شدہ ہے۔ اس زمانہ میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایک عرصہ سے احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول فرمائیں۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے۔ اگر یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

(۲)

ڈیرہ غازیخان

ایک جلسہ کیا گیا- جس میں باہر سے آئے ہوئے غیراحمدی نوجوان شریک کئے گئے- احمدی احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے- ۴۰ افراد زیر تبلیغ رہے- مرکز سے آمدہ لٹریچر تقسیم کیا گیا- ۲ احباب نے بیعت کی- فالحمد للہ علیٰ ذالک احباب جماعت سے استقامت کیلئے دعا کی درخواست ہے-

بدوملہی

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲ جلسے کئے گئے- جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیراحمدی اور عیسائی دوست بھی شریک ہوتے رہے- مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوتا رہا اور وہ بھی شریک جلسہ ہوتی رہیں- احباب جماعت تبلیغی امور میں بہت دلچسپی لیتے ہیں-

جاگن سندھ

شکارپور میں کچھ جگہوں پر روزانہ اخبار الفضل پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے- جس کے ذریعے اس ماہ قریباً ۲۰۰ غیراحمدی احباب کو تبلیغ پہنچائی گئی-

اس جگہ زیادہ کاٹھیاواڑی لوگ رہتے ہیں اور اکثر تاجر ہیں- انہیں تبلیغ سننے اور لٹریچر اور اخبار پڑھنے کا بہت شوق ہے سنجیدہ طبقہ احرار کی شرانگیز حکایتوں کو پڑھ کر نفرت کا اظہار کرتا ہے-

ایک گھر کے چھ افراد نے بیعت کی- فالحمد للہ علیٰ ذالک- احباب جماعت استقامت کی دعا فرمائیں- یہ احباب چھ ماہ زیر تبلیغ رہے ہیں-

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تلاش گمشدہ

میرا ایک بیٹا ساکن جاڈکوٹ تحصیل داجودی ریاست چار سال سے گم ہے- اگر کوئی صاحب مہربانی فرما کر ہمیں اس کے متعلق صحیح اطلاع بہم پہنچائیں گے- تو علاوہ انعام کے علاوہ عاجز تاعمر اس کے لئے دعاگو رہے گا- بچے کا حلیہ حسب ذیل ہے- نام صدرالدین عرف ... عمر ۱۷-۱۸ سال رنگ گندمی- قد درمیانہ جسم درمیانہ آنکھیں سیاہ بچہ ان پڑھ ہے ... نظام الدین- احمد نگر ...

مشاہیر پاک پنجاب کے باتصویر تذکرہ

یعنی

تعارف

کی

متوقع اشاعت پر مقتدر اراکین حکومت پنجاب کی عالی قدر آراء ذیل میں ملاحظہ فرمائیے

۱- "تعارف، غالباً" اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہوگی- اس کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا- تمام مہذب زبانوں میں اس قسم کی مطبوعات ملتی ہیں"

دستخط
عالیجناب آنریبل مسٹر جسٹس ایس اے رحمان لاہور
جج ہائیکورٹ پنجاب لاہور
وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور

۲- "تعارف" اپنا تعارف خود کرائیگا- صرف دیکھنے سے ہی اس کی خوبیوں کا علم ہو سکتا ہے- محتاج تعارف نہیں- اردو میں یہ پہلی چیز اپنی نوع کی ہوگی"

دستخط:- جناب خواجہ حبیب علی صاحب انڈر سیکرٹری فنانس حکومت پنجاب

۳- تعارف کی متوقع اشاعت ایک بہت مفید اقدام ہے اپنی قومی زبان یعنی اردو میں یہ اپنی نوع کی پہلی کتاب ہوگی"

دستخط:- جناب خان بہادر احمد علی صاحب ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب لاہور

۴- تعارف کی مجوزہ اشاعت حسب ارادہ و خواہش مکمل مرتب ہوتے پر واقعہ دیکھنے دکھانے کی چیز ہوگی اور بقول خواجہ حبیب علی صاحب اپنا تعارف خود کرائے گی میں اس تجویز کو عملی شکل میں مکمل بلکہ بصورت مرقع دیکھنے کا منتظر رہوں گا-

دستخط
جناب سلیم الحق صاحب پوسٹماسٹر جنرل پنجاب و صوبہ سرحد لاہور

آپ کے عملی تعاون کے منتظر!

حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انارکلی لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

اعلان ٹینڈر

(۱) دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مقررہ فارموں پر جو اس دفتر سے ۱۱ جون ۱۹۵۱ء کو دس بجے صبح تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں- ۲۱ کو ۱۲ بجے دن تک وصول کریں گے اور اسی روز ایک بجے تمام حاضرین کے سامنے یہ ٹینڈر کھولے جائیں گے-

نمبر شمار	کام کا نام	کام کے تخمینی مصارف متوقع فی صدی ٹینڈر	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
۱-	کھدائی نمبر ا میل ۱۲/۱۶ اور ۱۵/۴ کے درمیان شاہدرہ نارووال سیکشن پر	۶۰۰۰	۵۰۰
۲-	کھدائی نمبر ۲ میل نمبر ۱۵/۴ اور ۱۸/۱۵ کے درمیان شاہدرہ- نارووال سیکشن پر	۳۰۰۰	۲۵۰
۳-	کھدائی نمبر ۳ میل نمبر ۳۱ اور ۳۱ کے درمیان شاہدرہ نارووال سیکشن پر	۳۰۰۰	۲۵۰

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں- ان کیلئے بہتر ہے- کہ وہ اپنے نام ۱۸ جون ۱۹۵۱ء سے قبل رجسٹر کروا لیں- اور اپنے ہمراہ اپنی مالی حالت اور کام کے تجربہ سے متعلقہ سرٹیفکیٹ لیتے آویں- بصورت دیگر یہ سرٹیفکیٹ ٹینڈر کے ساتھ ہی منسلک ہونے چاہئیں-

(۳) مفصل شرائط وضع بطور حاضری اسے دن مندرجہ ذیل افسر کے دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

NO 770 W/1/1 D/13-6-51

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں!

اشتراکی کوریا میں پوری فضائی طاقت استعمال کریں گے

ٹوکیو ۱۸ر جون۔ ایسے آثار نظر آرہے ہیں۔ کہ اشتراکی اپنی پوری فضائی طاقت کو کوریا کی جنگ میں جھونکنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس امکانی کاروائی کے پیش نظر کل اقوام متحدہ کے جنگی طیاروں نے بیونگ یانگ کے نزدیک دشمن کے دو فضائی اڈوں پر حملے کئے۔ سنیچر کی شب کو سیول کے جنوب میں سوون کے فضائی مستقر پر ہوائی جہاز سے جو چار بم پھینکے گئے تھے۔ یہ تین دن میں دوسرا موقعہ تھا۔ کہ اشتراکیوں نے سوون پر اپنے طیارے بھیجے۔ (اسٹار)

غذائی کانفرنس میں عراق کی شرکت

دمشق ۱۸ر جون۔ یہاں بغداد سے موصول شدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اقوام متحدہ کا غذائی زرعی ادارہ ۲۸ر اگست کو بلوداں میں جو غذائی کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔ عراقی حکومت اس میں شرکت پر آمادہ ہوگئی ہے۔ عراقی وفد زراعت کے ڈائریکٹر جنرل السید درویش الحیدری فارما کالوجی کے کالج کے ڈائریکٹر ڈاکٹر یحییٰ عونی الصافی۔ ویٹرنری کالج کے ڈائریکٹر ڈاکٹر صادق جواد اور محکمہ نباتات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ضیاء احمد پر مشتمل ہوگا۔ اردن کی حکومت نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

ترکیہ کیلئے امریکی جیٹ طیارے

لندن ۱۸ر جون۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکیہ اپنی فضائیہ میں امریکی جیٹ طیارے مہیا کرنے والی ہے۔ اس کا خرچہ کم از کم ۵ کروڑ ڈالر ہوگا۔ ترکیہ میں مشترک امریکی فوجی مشن میں اضافہ کے ساتھ ہی یہ خبر آئی ہے۔ اب اسکی تعداد بڑھا کر ۱۰۰۰ افسر اور سپاہی کردی جانے والی ہے۔ اس وقت ترک فضائیہ زیادہ تر ۱۹۴۵-۱۹۳۵ء کی جنگ کے زمانہ کی ساخت کے امریکی لڑاکا طیاروں پر مشتمل ہے۔ امریکی ذرائع کا کہنا ہے کہ جیٹ طیاروں کیلئے ترک ہوا بازوں کی تربیت کا کام آئندہ چند ہفتوں میں شروع کیا جانے والا ہے۔ متعدد ترک ہوا بازوں کو امریکہ میں جیٹ طیاروں کا کچھ تجربہ پہلے بھی ہوچکا ہے۔ فضائیہ میں توسیع کا جو نقشہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری رقم غالباً اٹھ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی اس رقم سے حاصل کی جائیگی۔ جس کو ترکیہ۔ یونان اور ایران کے لئے صدر ٹرومین کے ۸۵۰ کروڑ ڈالر کے امدادی منصوبہ سے نکال کر مختص کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

فرانسیسی گیبن میں تیل کی دریافت

پیرس ۱۸ر جون۔ یہاں موصول شدہ ایک اطلاع کے مطابق فرانسیسی استوائی افریقہ کے مقام گیبن (Gabon) میں پہلی دفعہ پیٹرولیم دریافت ہوا ہے۔ دریائے اوگووے کے ساحلوں پر کچھ عرصے سے تیل کی

کمپنی کا وفد جوابی تجاویز پیش کرے گا

لندن ۱۸ر جون۔ کیلئے کا نامہ نگار طہران اطلاع پرداز ہے۔ کہ اینگلو ایرانی وفد کے ارکان گذشتہ شب رات گئے تک ان جوابی تجاویز کی ترتیب میں مصروف رہے۔ جسے کل شام کو ایرانیوں سے دوسری ملاقات کے وقت پیش کیا جانے والا ہے۔ وفد کے قائد مسٹر جیکس نے غیر رسمی طور پر یہ بتایا ہے۔ کہ ایران کا مالی مطالبہ پورا کرنا ٹیکنیکی اعتبار سے کیونکر ناممکن ہے۔ ایرانی ذرائع نے بتایا ہے۔ کہ انہوں نے اس بات کا اشارہ کیا ہے۔ کہ کمپنی ایرانی حکومت کو پیشگی رائلٹی ادا کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن ایران کی طرف سے جو لوگ بات چیت کر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ شرط بھی ناقابل قبول ہے۔ اس لئے کہ اس سے سابق کمپنی کا وجود تسلیم ہوجاتا ہے۔ کیلئے کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ مالی مطالبہ کے طے ہونے تک غالباً ایرانی تیل کے قضیہ کے کسی اور پہلو پر گفتگو کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ کمپنی کے جنرل منیجر مسٹر ایرک ڈرایک نے جو تھوڑی دیر کے لئے آبادان سے طہران آئے تھے۔ کہا۔ تیل نکالنے کا کام حسب دستور جاری ہے۔ غالباً گودیوں پر ایرانیوں کا پہرہ معمول سے زیادہ ہوگیا ہے۔ لیکن ہمارے احکام کے سلسلہ میں کوئی دخل اندازی نہیں کی گئی ہے۔ ایرانی افسروں نے بعض اشارے کئے ہیں۔ لیکن ہمارے کام میں مداخلت نہیں کی۔ ہم نے بڑی خوشی سے ان کو اپنا مہمان بنایا ہے۔ اور ہم انہیں اپنے کارخانوں کی سیر کراتے ہیں۔ (اسٹار)

مزید حاجی عرب پہنچ گئے

مکہ ۱۷ر جون۔ کراچی سے "خسرو" اور سوبز سے رہ مک حاجیوں کو لیکر جدہ پہنچ گئے ہیں۔ ۳۲۳ حاجی ہوائی جہاز سے بھی مکہ پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت مکہ میں موجود حاجیوں کی مجموعی تعداد ۲۶۳۶ ہے۔ ماہ رمضان میں حاجیوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے سعودی عرب وزیر مالیات شیخ عبداللہ السلیمان نے مکہ اور مدینہ میں محکمہ بجلی کے سرکاری ملازموں کو ہدایت کی ہے۔ کہ ان دونوں شہروں میں سڑکوں پر روشنی بڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ (اسٹار)

ض تلاش کی جا رہی تھی اس وقت ۶۰۰ نیل کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اور تلاش کا کام ابھی ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ کو ایران کے ساتھ مذاکرات جاری رکھنے کا مشورہ

لنڈن ۱۸ر جون۔ بتایا گیا ہے کہ طہران میں متعین برطانوی سفیر سر فرانسس شیفرڈ نے برطانیہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایران کے ۷۵ فیصدی والے مطالبہ کی شدت سے مخالفت کرنے کے باوجود مذاکرات کو کم از کم ایک عبوری معاہدہ کرنے کے لئے جاری رکھنے کی کوشش کرے۔

کہا جاتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ ایرانی بھی مذاکرات کو بالکل ناکام کر دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔

لنڈن کے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ مذاکرات کی بنا پر کے طور پر کمپنی اپنی آمدنی سے کچھ خلاصتی ادائیگی کی پیشکش کرے گی۔

اگرچہ لنڈن میں امید دلی کچھ خفیف سا اضافہ ہوا ہے تاہم برطانوی حکومت اور کمپنی ہر صورت حال کے لئے تیار ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ برطانویوں کے انخلاء کے علاوہ تیل کو فروخت کرنے کے انتظامات بھی شامل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ تجربہ کار انجینئروں کی نگرانی کے بغیر تیل صاف کرنے کے کارخانہ کی نازک مشینوں میں آگ لگ سکتی ہے۔ (اسٹار)

اخباروں کی قیمتوں میں اضافہ

لنڈن ۱۸ر جون۔ اخباروں کی قیمت میں ۵۰ فی صدی کا جو اضافہ ہوا ہے۔ اخباروں کی اشاعت پر اس کے اثرات کی مزید تفصیلات وصول ہوئی ہیں۔ ڈیلی ایکسپریس کی اشاعت ۴۰۶۳۱۰۶ تھی۔ لیکن اب اس میں ۱۱۵۰۶۳ کاپیوں کی روزانہ کمی ہوگئی ہے۔ ڈیلی میل کی ۲۱۳۰۵۰۰۰ کی روزانہ اشاعت میں ۶۶۰۰۰ روزانہ کی کمی ہوگئی ہے۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کا ڈویژن قائم کیا جارہا ہے

ٹوکیو ۱۸ر جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مہینہ کے اواخر تک فوجی تاریخ میں پہلی مرتبہ دولت مشترکہ کا ایک ڈویژن قائم کیا جانے والا ہے۔

میجر جنرل اے۔ جے ایچ کیس کو آسٹریلوی حکومت میں برطانوی افسر رابطہ کے عہدہ سے علیحدہ ہو کر جاپان واپس آگئے ہیں جہاں وہ اس ڈویژن (۲)

تیل کمپنی کو جواب دینے کیلئے دو دن کی مزید مہلت

لنڈن ۱۸ر جون۔ اس خبر نے کہ ڈاکٹر مصدق نے اینگلو ایرانی تیل کمپنی کو ۷۵ فیصدی تیل کی آمدنی حوالہ کر دینے کے ایرانی مطالبہ کا جواب دینے کے لئے مزید دو دن کی مہلت دیدی ہے۔ یہاں اس امید کو تقویت پہنچائی ہے کہ ابھی کامیاب گفت و شنید کا امکان باقی ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان آنے والا امریکی مشن

نئی دہلی ۱۸ر جون۔ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات کو زیادہ بہتر بنانے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے زیادہ آسانیاں بہم پہنچانے کی خاطر فورڈ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ایک امریکی خیرسگالی مشن جسٹس ڈگلس۔ ڈاکٹر رالف سی بنش اور مسٹر ڈیوڈ پر مشتمل ہوگا۔

توقع ہے کہ مشن یہ بھی دریافت کرے گا کہ آیا ہندوستان اور امریکہ کے باہمی تعلقات زیادہ بہتر ہو رہے ہیں یا بگڑ رہے ہیں اور امریکی حکومت اور عوام کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ (اسٹار)

سونے کی کمپنیوں کے حصص کی فروخت میں کمی

لنڈن ۱۸ر جون۔ لنڈن میں سونے کی کانوں کی کمپنیاں محسوس کر رہی ہیں کہ اب ان کے حصص پہلے کی طرح جلد جلد فروخت نہیں ہوتے۔ پہلے تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آجکل کے کاروبار بہت سہولتیں چاہتے ہیں۔

پرانے زمانہ میں سونے کی برآمد کے ساتھ ساتھ کانوں کے نزدیک شہر قائم ہوتے تھے اب کمپنیوں کو کارکنوں کو توجہ دلانے کے لئے پہلے ہی شہر قائم کرنا ہوتا ہے اور وہاں تمام جدید سہولتوں کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔

سرمایہ دار سونے کی کمپنیوں میں سرمایہ لگانے سے اس لئے تامل کرتے ہیں کہ پہلے ہی بہت بڑی رقم لگانی پڑتی ہے جبکہ یہ خطرہ باقی رہتا ہے کہ کان تجارتی لحاظ سے کامیاب ثابت نہ ہو۔ (اسٹار)

(۲) کا ہیڈ کوارٹر اور عملہ مرتب کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی ہفتہ میں اہم ڈویژنل تقرریوں کی فہرست بھی شائع ہو جائے گی۔ امید کی جارہی ہے کہ جنرل کیس آئندہ چند دنوں کے اندر اپنا ہیڈ کوارٹر کوریا منتقل کر دیں گے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴